محبوب سبحانی

لپ اسٹک والی جمہوریت

آج جدھر دیکھو' ماشاءاللہ جمہوریت نظر آتی ہے۔ بڑی دعاؤں' منتوں' یقین دہانیوں اور اللہ آمین کے بعد ملی ہے' جس کی ہر طرف چہل پہل ہے۔ نظر بد دور۔ دن رات جلسے ہو رہے ہیں' جلوس نکل رہے ہیں' الزامات لگ رہے ہیں۔ کوئی جمہوریت دشمن ہے' کوئی وطن دشمن' کوئی عوام دشمن اور کوئی اسلام دشمن۔ دشمن مل بیٹھے ہیں دوستوں میں جدائی ہے۔ وعدوں کا بھاؤ گر گیا ہے' سبز باغ عام ہے' کالاباغ پر دنگافساد جاری ہے۔ صوبوں اور مرکز میں ان بن ہے۔ خزانہ خالی ہے' لیکن ہر جگہ وزیروں' مشیروں کی ریل پیل ہے۔ جو اسمبلی میں جا بیٹھا وزیر بن بیٹھا جو دروازہ تک رہ گیا وہ مشیر ہو گیا ورنہ گریڈ اکیس کا افسر۔

سڑکوں پر ہنگامے ہیں۔ سبز سیاہ' گلابی' سرخ ہر قسم کے بینر' پلے کارڈ اور پوسٹر نظر آ رہے ہیں۔ زندہ باد' مردہ باد کے نعرے ہیں۔ تنخواہیں بڑھاؤ' ایڈہاک ملازموں کو مستقل کرو' میڈیکل کالج میں نشستیں بڑھاؤ کے نعرے لگ رہے ہیں۔ ٹی وی کا بھی رنگ بدلا بدلا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کچھ زیادہ رنگین ہو گیا۔ ایک ٹکٹ میں دو تماشے' اپنے پرائے سب کے جلسے اجلاس اور تقریریں بھی گھر بیٹھے دیکھو اور سن لو۔

اب کی بار جمہوریت میں لپ اسٹک کی کچھ سرخی بھی شامل ہے۔ اس کی مانگ بڑھ گئی۔ جس کا رنگ کچھ سرخ یا گلابی نظر آیا' اس کو پکڑ کر ریڈیو' ٹی وی اور اخبارات میں لا بٹھایا۔ کچھ چھپتے پھر رہے ہیں کہ کہیں پکڑے نہ جائیں۔ پریس کی آزادی کے چرچے ہیں۔ اخباروں اور رسالوں کی بھرمار ہے' ہر کوئی ایڈیٹر ہے اور ڈکلریشن کا منتظر۔ ایڈیٹروں اور رسالوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ ایک دن رسالے زیادہ اور پڑھنے والے کم ہوں گے۔

لیڈر لوگوں کے مزے ہیں۔ ان کا من بھاتا کھاجا موجود ہے۔ تصویریں چھپ رہی ہیں' بیان بازی' نعرے بازی' جلسہ' جلوس' کھانا پینا' ملنا ملانا' توڑ پھوڑ اور جوڑ توڑ سب ہی چلتا ہے۔ جلوسوں پر جلوس نکل رہے ہیں۔ مال روڈ پر جلوسوں کی بہار ہے۔ ایک جاتا ہے دوسرا چلا آتا ہے۔ کوئی جلوس پیدل ہے' کوئی سائیکلوں پر' تو کوئی موٹر سائیکلوں پر' کوئی بسوں اور ویگنوں پر' جس کو جو سواری ملی اس پر جلوس نکال لیا۔ کچھ نہ ملا تو پلے کارڈ اٹھایا اور پیدل ہی چل دیئے۔ گھر سے چارپائیاں لے آئے اور سڑک پر دھرنا مار کر لیٹ گئے۔

سلطانیٔ جمہور کا زمانہ ہے۔ مال روڈ پر جمہور ہی جمہور نظر آتے ہیں' گاہک نظر نہیں آتا۔ چھتروں اور پرانے ٹائروں کی مانگ بڑھ گئی ہے۔ دکاندار شٹر گرا کر بیٹھے ہیں اور سوچتے ہیں کہ کیوں نہ جلسوں کے لئے حاضرین اور جلوس کیلئے مظاہرین فراہم کرنے کا کاروبار شروع کر دیں۔

ہر جگہ جمہوریت بسیرا ہے' دفتر' کارخانے' روڈ ٹرانسپورٹ' ٹیلیفون' سوئی گیس' ایل ڈی اے' واپڈا' سکول کالج ہر جگہ جمہوریت ہے۔ مطالبات کا شور ہے' مذمت کا زور ہے' ہڑتال کی دھمکی ہے۔ جمہوریت گھر تک پہنچ گئی ہے۔ بچے بھی اب جلوس نکال رہے ہیں۔ جیب خرچ بڑھاؤ' پتنگ اڑانے دو' ٹی وی دیکھنے دو' "نہیں جائیں گے' اسکول نہیں جائیں گے" کے نعرے بلند ہو رہے ہیں۔ لوگ ڈیوٹی پر دیر سے پہنچتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ٹریفک بلاک تھا' راستہ میں جمہوریت ہو رہی تھی۔

جمہوریت کی ریت بھی نرالی ہے جو زندہ ہے اس کے لئے مردہ باد اور جو مردہ ہے اس کے لئے زندہ باد کے نعرے ہیں۔

غریب کارکن کا خون بہہ جائے تو جمہوریت پر رنگ چوکھا آئے' لیڈر لوگوں کی جیب کے پاس آنسو گیس کا گولہ پھٹ جائے تو رنگ پھیکا ہو جائے گا۔

بزرگوں سے سنا ہے کہ جمہوریت محترم ہوتی ہے' اس دفعہ محترمہ ہے۔ خیال تھا کہ اس کے ساتھ رکھ رکھاؤ بھی آئے گا لیکن اس کے ساتھ جیالے کارکن آئے جن کا ہر جگہ راج ہے۔ ہوائی اڈہ' گورنر ہاؤس' اسمبلی' پارلیمنٹ ہاؤس وزیروں مشیروں کے دفاتر ہر جگہ جیالے کارکنوں کا قبضہ ہے۔ محترمہ اور محترم حضرات بھی ان کے جھرمٹ میں چلتے ہیں۔ جیالے اور متوالے کارکنوں کے سامنے سیاسی کارکن نہیں ٹھہرتے' صرف جغادری ٹھہرتے ہیں۔ دونوں کا سامنا ہو جائے تو آنکھیں چراتے اپنی اپنی راہ پر چل نکلتے ہیں۔

بے چاری جمہوریت کو خدا نظر بد سے بچائے۔ زندہ باد مردہ باد تک رہے تو اچھا ہے' گھیراؤ جلاؤ تک نہ پہنچنے پائے۔ اس کے پیچھے وردی والے نظر آنے لگتے ہیں۔

بشکریہ نسد ا لاہور

حبیب اللہ رشیدی

کاروانِ احرار منزل بہ منزل

- مسئلہ ختم نبوت کو نظر انداز کر کے کوئی حکومت نہیں چل سکتی۔
- آٹھویں ترمیم کی آڑ میں امتناعِ قادیانیت آرڈی ننس کے خاتمہ کی سازش
- خلافت لائبریری ربوہ میں موجود خلافِ اسلام لٹریچر ضبط کیا جائے۔
- ربوہ کے سات ہزار مسلمان مزدوروں کا احتجاجی مظاہرہ

شیطان رشدی اور مرزا طاہر کے پتلے نذرِ آتش

گیارہویں سالانہ شہداء ختم نبوت کانفرنس کی روئیداد

قادیانیوں کا مرکز "ربوہ" پاکستان میں صیہونی منصوبوں کی تکمیل کی آماجگاہ ہے۔ عالمی مجلس احرار اسلام گزشتہ پچاس برس سے انگریز کے خودکاشتہ پودے مرزائیت کے خلاف دینی جدوجہد میں مصروف ہے۔ ۱۹۳۴ء میں حضرت امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ اور ان کے دیگر مجلس احرار رفقاء نے قادیان میں جماعت کا شعبۂ تبلیغ "تحریکِ تحفظِ ختم نبوت" قائم کیا۔ اور وہاں تین روزہ احرار تبلیغ کانفرنس منعقد کر کے مرزائیوں کا غرور و اقتدار خاک میں ملا دیا۔ پاکستان بن جانے کے بعد یہ شرف بھی مجلسِ احرارِ اسلام کو حاصل ہوا اور ۱۹۷۶ء میں مرزائیوں کے مرکز ربوہ میں جانشینِ امیرِ شریعت حضرت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری مدظلہ نے مسلمانوں کی سب سے پہلی جامع مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ جامع مسجد احرار میں ہر سال مجلسِ احرارِ اسلام کی برپا کردہ تحریکِ تحفظِ ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں شہید ہونے والے دس ہزار شہداء کو خراجِ تحسین پیش کرنے کیلئے کانفرنس منعقد ہوتی ہے۔ ۳،۲ مارچ جمعرات جمعہ کو گیارہویں سالانہ شہداء ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز حسبِ سابق شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہٗ کی رقت انگیز دعاؤں سے ہوا۔ آپ نے مجلس احرارِ اسلام کے مرکز کی تکمیل اور احرار جانبازوں کی جدوجہد کی کامیابی کی خصوصی دعائیں مانگیں۔ مجموعی طور پر کانفرنس کے تین اجلاس ہوئے۔

قائدِ تحریکِ ختمِ نبوت، مجلسِ احرارِ اسلام کے ناظمِ اعلیٰ سید عطاء المحسن بخاری نے اپنے خصوصی خطاب میں فرمایا: "مسئلہ ختمِ نبوت کو نظر انداز کر کے کوئی حکومت اِس ملک میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ یہ امتِ مسلمہ کا بنیادی عقیدہ ہے جس کی حفاظت میں ہزاروں صحابہ کرام اور لاکھوں مسلمانوں کا خون شامل ہے۔ اِس مسئلہ پر پوری دنیا کے مسلمانوں کے احساسات وجذبات یکساں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شہدائے ختمِ نبوت کا خون رائیگاں نہیں گیا بلکہ رنگ لایا ہے۔ پاکستان میں مرزائیوں اور تمام لادین قوتوں کے خلاف جدوجہد کے پسِ منظر میں وہی مقدس خون موجیں مار رہا ہے۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ احرار اور مسئلہ ختمِ نبوت لازم وملزوم ہیں۔ احرار شہدائے ختمِ نبوت کے وارث ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شہداء کی وراثت کی حفاظت یہی ہے کہ ان کے مقدس مشن کو ہمیشہ زندہ وتابندہ رکھا جائے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں حکومتِ الٰہیہ کے قیام کے لئے ماحول پیدا کرنا ضروری ہے اور ماحول اُس وقت ہی بن سکتا ہے جب ہم اپنے دینی ماحول میں تزئین پیدا کریں۔ انہوں نے احرار کارکنوں پر زور دیا کہ وہ فکر ونظر کی پختگی کے ساتھ ساتھ عقیدہ وعمل کو بھی مضبوط کریں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کا مقصد اسلام کی حکومت کے سوا کچھ نہیں اور اسلام اپنے نفاذ کیلئے کفر یہ نظاموں کے سہاروں کا محتاج نہیں

کانفرنس سے مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان کے نائب صدر ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المومن بخاری نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: "حکومت آٹھویں ترمیم کے خاتمے کی آڑ میں امتناعِ قادیانیت آرڈیننس اور تحفظِ مقامِ صحابہ آرڈیننس کو ختم کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نہ تو اس سازش کو کامیاب ہونے دیا جائے گا اور نہ ہی ان آرڈیننسوں میں کسی ردّ وبدل کو برداشت کیا جائے گا انہوں نے کہا کہ مرزائی ملک میں امن وامان کی صورت حال بگاڑ رہے ہیں اور پوری منصوبہ بندی کے ساتھ سیکولر حکومت کی آڑ میں اعلیٰ اور حساس عہدوں پر قبضہ کر رہے ہیں۔ ملک کے تمام اہم شعبوں کے راز اور پالیسیاں یہودیوں کو سمگل کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرزائی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی، اسلام کے غدار اور پاکستان کی پیشانی پر بدنما داغ ہیں۔ ان کی تمام تر سرگرمیاں ملک قوم اور دین کے منافی ہیں۔ حکومت مرزائی پارٹی کو خلافِ قانون قرار دے۔

کانفرنس کی دیگر نشستوں سے مولانا محمد اسحٰق سلیمی، مولانا اللہ یار ارشد، عبداللطیف خالد چیمہ، سید کفیل بخاری، مولانا فضل الرحمٰن احرار، جانباز مرزا، خالد مسعود گیلانی، سید طفیل احمد شاہ صاحب

حکیم محمد صدیق تارڑ، آغا غیاث الرحمٰن انجم، مولانا محمد الیاس قاسمی اور دیگر رہنماؤں اور کارکنوں نے خطاب کیا۔

ان رہنماؤں نے اپنے خطاب میں شیطان رشدی اور مرزا طاہر کی سوچ کو یکساں قرار دیا مقررین نے واشگاف الفاظ میں کہا کہ پاکستان میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے غداروں، جماعت (مرزائیوں) کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے اور ان کے تمام رسائل و جرائد فی الفور ضبط کئے جائیں۔ خلافت لائبریری ربوہ میں ہزاروں کتابیں ایسی ہیں جن میں اللہ اور رسول کی توہین کی گئی ہے اور پاکستان کا کوئی بھی غیرت مند مسلمان انہیں برداشت نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ مرزائیوں کا ایسا تمام لٹریچر ضبط کیا جائے۔

کانفرنس میں متعدد قراردادوں کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ربوہ کا نام تبدیل کر کے صدیق آباد رکھا جائے، شہداء ختم نبوت ساہی وال اور سکھر کے سزا یافتہ قادیانی مجرموں کو فی الفور سزائے موت دی جائے۔

علاوہ ازیں مرزائیوں کی ملی بھگت سے ربوہ کی بعض پہاڑیوں کو محکمہ معدنیات نے خطرناک علاقہ قرار دے دیا جس سے اُن پہاڑوں پر کام کرنے والے سات ہزار مزدوروں کے بے روزگار ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ مولانا اللہ یار ارشد جو فیصل لیبر یونین ربوہ کے صدر بھی ہیں کی قیادت میں سیاہ پٹیاں باندھے ہوئے ہزاروں مزدور سیاہ جھنڈے اٹھا کر سرگودھا روڈ پر دھرنا مار کر بیٹھ گئے۔ تین گھنٹے تک پہاڑوں پر کام بند رہا اور ٹریفک معطل رہی۔ مولانا اللہ یار ارشد نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ربوہ میں مزدوروں کے لئے کالونی اور ہسپتال تعمیر کیا جائے انہیں روزگار کا تحفظ فراہم کیا جائے اور پہاڑوں کو خطرناک علاقہ قرار دینے کا فیصلہ واپس لیا جائے۔ انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ چنیوٹ اور ربوہ کے درمیان نیا پل جناب جلد تعمیر کیا جائے ورنہ پل کی حالت انتہائی خطرناک ہونے کے باعث کسی وقت بھی شدید جانی و مالی نقصان کا اندیشہ ہے مزدوروں نے اپنے احتجاجی مظاہرہ میں سلمان رشدی اور مرزا طاہر کے پتلے بھی نذر آتش کئے۔

تلہ گنگ میں نقیب ختم نبوت مولانا محمد معتشہ جامع مسجد سیدنا ابوبکر صدیق سے طلب کریں۔